

کتاب کا نام: --------------------------------------------------------احد

مؤلف:------------------------------------------------

مترجم:----------------------------------------------سیدہ مرضیہ عابدی

مصحح:--------------------------------------------------سید اصغر علی کاظمی

ٹائیپنگ--------------------------------------------------آصف حسین

پبلشرز: ------------------------------------------------

 ایڈیشن:---------------------------------------------------

پبلکیشنز: ------------------------------------------------------

تعداد: -----------------------------------------------------------

قیمت: -------------------------------------------------------

فہرست

[احد 1](#_Toc318906703)

[غزوہ احد 2](#_Toc318906704)

[قریش کا لشکر 3](#_Toc318906705)

[جنگ کا آغاز 4](#_Toc318906706)

[فتح 4](#_Toc318906707)

[جنگ کا انجام 6](#_Toc318906708)

[شہدائے احد 8](#_Toc318906709)

[حضرت حمزہ اور دیگر شہدائے احد کی زیارت کی فضیلت 13](#_Toc318906710)

[جنگ احد کے دیگر شہداء کی زیارت : 14](#_Toc318906711)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احد

"احد" مدینہ شہرکے شمال میں موجود چھوٹے بڑے پہاڑوں کے ایک مجموعے کا نام ہے جو تقریبا ۶۰۰۰ میٹر لمبا ہے یہ پہاڑ مشرق سے مغرب کی طرف پھیلا ہوا ہے اور مسجد نبوی سے ساڑھے پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے ۔

معمولا ً اس کا رنگ سرخ متمایل بہ خاکستری ہے پرانے زمانے میں کوہ احد اور مدینہ کے درمیان والی جگہ غیر آباد اوروسیع دشت کی صورت میں تھی اور صرف کچھ جگہوں پر کھیتی باڑی کی جاتی تھی ۔ لیکن آج کے دور میں شہروں کے پھیلاؤ کی وجہ سے وہ وسیع بیابان جو مدینہ کی تاریخ اور اس پر قریش کے حملوں کی بہت سی تاریخی اسناد کا حامل تھا ،آہستہ آہستہ عمارتوں میں گھرتا چلا گیا اور فراموشی کے گہرے سمندر میں جا ڈوبا ہے ۔

رسول خدا ﷺ اس پہاڑ کے بارے میں فرماتے ہیں :

"ھذا جبل احد یحبنا ونحبہ " ‘‘یہ احد کا پہا ڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں’’۔

احد کے جنوب میں ایک چھوٹا سا پہاڑ واقع ہے جسے " کوہ رمات " یا "عینین" کہتے ہیں اور یہ وہی پہاڑ

ہے جہاں رسول خدا ﷺ نے جنگ احد میں تیر اندازوں کے ایک دستے کو مقرر فرمایا تھا کیونکہ اس

پہاڑ کے شمالی دامن میں پانی کے دو چشمے موجود ہیں اس پہاڑ کو "عینین" یا "عینان" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے ۔

غزوہ احد

جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح اور مدینہ و عراق کی جانب سے مکہ والوں کی تجارتی گذرگاہ کی ناکہ بندی کے امکان نے مشرکین کو سخت غضبناک کردیا اور وہ انتظام کی راہیں تلاش کرنے لگے ۔

صفوان ابن امیہ اور عکرمہ ابن ابوجہل نے ابوسفیان کو یہ مشورہ دیا کہ جنگ کے اخراجات قریشی اپنے ذمے لے لیں ابوسفیان نے یہ مشورہ مان لیا جس کے نتیجے میں وہ لوگ بہترین وسائل اور طاقتور فوج کے ساتھ مدینہ کی طرف چل پڑے رسول اکرم ﷺ کے چچا عباس نے جو اس وقت تک مکہ میں ہی زندگی گذار رہے تھے اس بات کی خبر پاکر ایک خط کے ذریعےآپؐ کو اس سازش سے آگاہ کردیا۔

رسول اکرم ﷺ نے دو افراد کو مدینہ کے اطراف میں بھیجا اور قریش کی پوزیشن کے بارے میں اطلاعات منگوائیں ۔دشمن لشکر جمعرات کے دن پانچ شوال سال سوم ہجرت مدینہ کے شمال میں موجود " وادی عقیق "کے راستے احد کے علاقے میں داخل ہو گیا اور وہیں پڑاؤ ڈال دیا ۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکہ ،مدینہ کے جنوب میں واقع ہے دشمن کا مدینہ کے شمال سے اندر داخل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وادی "القری " کا عظیم اور طولانی درّہ جو شام کے تجارتی راستے کو یمن سے ملاتا ہے ،عرب اور یہودی قبائل کو اپنے بعض علاقوں کے اندر جہاں زندگی بسر کرنے کے امکانات موجود تھے ،اپنے دامن میں لیے ہوئے تھا ان قبائل نے اپنے اطراف میں پتھروں کے حصار قائم کرکھے تھے۔

اس کے علاو مدینہ تین طرف سے گھوڑے کی نعل کی شکل میں پہاڑوں اور سنگلاخ زمینوں کے حصار میں تھا جس کی وجہ سے دشمن کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ جنوب سے شمال کی طرف مدینہ کا چکر کاٹ کر شمالی سمت سے مدینہ میں داخل ہو جہاں کی زمین بھی ہموار تھی اور کوئی نخلستان بھی وہاں موجود نہیں تھا لہذا یہ راستہ دشمنوں کےلئے سب سے مناسب تھا ۔

رسول اکرم ﷺ نے اصحاب کے ساتھ مشورہ کے بعد شہر سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا لہذا جمعہ کے دن نماز کے بعدآپؐ ایک ہزار افراد کے لشکر کیساتھ احد کی جانب چل پڑے اور مختصر ترین راستے کا انتخاب کیا ۔رسول اللہﷺ نے خود بھی زرہ پہن رکھی تھی۔ آپؐ کے لشکر میں پندرہ سالہ جوان سے لیکر عمر رسیدہ بوڑھوں تک سب موجود تھے ۔

۷ شوال سنہ تین ہجری کی صبح لشکر اسلام اور قریش کا حملہ آور لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہوگئے۔ رسول اکرمﷺ نے اپنے لشکر کا پڑاؤ ایسی جگہ ڈالا جسکی پشت پر ایک قدرتی محافظ یعنی کوہ احد موجود تھا بائیں طرف ایک چھوٹا سا پہاڑ جو "کوہ عینین" نام رکھتا تھا اور بعد میں "حبل الرماۃ " کے لقب سے مشہور ہوگیا ،موجود تھا اس پہاڑ کے اوپر سے اطراف کے سارے دشت وبیابان تحت نظر تھے اور مدینہ اس کے سامنے تھا رسول خداﷺ نے عبداللہ ابن جبیر کو تقریباً پچاس تیر اندازوں کے ساتھ اس ٹیلے "کوہ عینین" پر مقرر فرمایا اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:‘‘ تم لوگ تیر پھینک کر دشمن کو دور ہٹانا تاکہ وہ پچھلی جانب سے ہمیں دھوکہ دے کر لشکر پر حملہ نہ کردیں ہم اس جنگ میں جیتیں یا ہاریں تم لوگوں نے یہ جگہ خالی نہیں کرنی " رسول اللہ ﷺ کی تیر اندازوں کو یہ تاکید کہ وہ بالکل اپنی جگہ سے نہ ہلیں ،جنگی اصولوں سےآپؐ کی مکمل واقفیت کی دلیل ہے ۔اس کے بعدآپؐ نے سپاہیوں کیلئے خطاب فرمایا اور ان کو منظم کیا ۔

قریش کا لشکر

ابوسفیان نے ابھی اپنے لشکر کو جو تین ہزار سے زیادہ افراد تھے چند حصوں میں تقسیم کردیا ۔

1. زرہ پوش،پیادہ فوج کو درمیان میں کھڑا کیا ۔
2. خالد ابن ولید کی سرپرستی میں ایک لشکر دائیں جانب مقرر کیا ۔
3. ایک دستے کو عکرمہ کی سرپرستی میں بائیں جانب مقرر کیا۔
4. ایک دستہ جوان دستوں کے علمبردار افراد پر مشتمل تھا ،کو فوج کے آگے کھڑا کیا ۔

جنگ کا آغاز

جنگ قبیلہ اوس کے ایک فرد ابو عامر کے ذریعے شروع ہوئی جو اسلام کی مخالفت کے باعث مدینہ سے فرار کر کے مکہ میں پناہ لے چکا تھا ۔

فتح

جنگ کو شروع ہوئے اتنی دیر نہیں گزری تھی کہ لشکر اسلام کے عظیم سردار حضرت علی ؑ ، حضرت حمزہ (رسول خداﷺ کے چچا )،ابودجانہ اور مصعب جیسے افراد کے سبب لشکر قریش نے اپنا اسلحہ اور غنائم زمین پر پھینکے اور ذلت وخواری کے ساتھ فرار کی راہ اختیار کی ۔

طے یہ پایا تھا کہ جنگ کے دوران جب دشمن پیچھے سے حملہ کرنا چاہے تو کوہ عینین پر موجود تیر انداز ان پر حملہ کرکے ان کو دور کردیں لیکن افسوس کہ دشمن کی شکست دیکھتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار زمین پر پھینکے اور غنائم جمع کرنے لگے اور اپنے خیال میں خود کو فاتح سمجھنے لگے ۔

جب دشمن نے دیکھا تو نگہبانوں کی کمی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دائرہ وار حملے کے ذریعے باقی ماندہ تیر اندازوں کو بھی مارڈالا اور پشت سے مسلمانوں پر حملہ کردیا خالد ابن ولید اور عکرمہ ابن ابوجہل نے حساس جنگی نقاط پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد قریش کے بھاگے ہوئے فوجیوں کو بھی مدد کے لئے بلا لیا اور بہت کم وقت میں مسلمانوں کی نامنظم صفوف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ قریش کا لشکر واپس مڑا اور آگے اور پیچھے سے مسلمانوں کو اپنے محاصرہ میں لے لیا اور جنگ دوبارہ شروع کردی۔

**مسلمانوں کی شکست**

اس دوران لشکر اسلام عجیب قسم کی بد نظمی کا شکار ہو گیا بعض افراد مختلف گروہوں کی صورت میں رسول خداﷺ کے دفاع میں مشغول تھے۔بعض افراد گروہ گروہ فرار کا راستہ اختیار کرنے لگے کچھ

 دیر نہ گزری کہ مسلمانوں کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا ،اسی اثنا میں ایک جھوٹی خبر پھیل گئی ،

" الا قد قتل محمدؐ " "اے لوگو محمدؐ قتل ہوگئے "

اس خبر نے دشمن کے حوصلے بڑھا دیے اور مسلمانوں کی کچھ تعداد کو شدید مایوس کردیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے کام اور زیادہ سخت ہو گیا رسول خدا ﷺ خود بھی اپنی زخمی پیشانی اور شکستہ دندان مبارک کے ساتھ مضبوطی اور استقامت سے اسلام کا دفاع کرتے رہے ۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

‘‘جنگ کے میدان میں دشمن سے نزدیک ترین شخص رسول اکرم ﷺ تھے اور جب بھی جنگ سخت ہوجاتی تو وہ ہمیں پناہ دیتے تھے’’ ۔

رسول خد اﷺکا دفاع کرنے والوں کی تعداد بھی کچھ افراد سے زیادہ نہ تھی ،حضرت علی ؑ اپنے تمام تر وجود کے ساتھ آپؐ کے گرد چکر لگاتے رہے اور دشمنوں کو جہنم واصل کرتے جا رہے تھے ۔

حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ہیں جب قریش کے لشکر نے ہم پر حملہ کردیا تو انصار ومہاجرین نے اپنے گھر کی راہ لی اور میں ستر زخموں کے ساتھ آپ ؐ کا دفاع کرتا رہا ۔یہ کہہ کر حضرت علی ؑ نے اپنی قبا کو ہٹا کر وہ زخم دکھائے جنکے نشان باقی رہ گئے تھے ۔حضرت علی علیہ السلام نے ایسی زبردست جنگ کی کہ آپ ؑ کی تلوار ٹوٹ گئی اور آسمان سے یہ ندا سنائی دی ،

"لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار"

ذوالفقار جیسی کوئی تلوار اور علیؑ جیسا کوئی مرد نہیں ہے "

ابن ہشام دشمن کے مارے گئے افراد کی تعداد ۲۲ بتاتا ہے جن میں سے بارہ حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ۔ حضرت حمزہ (رسول خدا ﷺ کے چچا ) ،ابودجانہ اور ام عامر جن کا نام نسیبہ تھا ایسے افراد تھے جو رسول خداﷺ کے گرد انکا دفاع کرتے رہے ۔

جنگ کا انجام

حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے یاران رسول خداﷺ کا ایثار اور فداکاری اس بات کا سبب بنی کہ آپ ؐایک اٹل خطرے سے نجات حاصل کرسکیں۔ آپؐ اور آپ ؐ کے ساتھی آہستہ آہستہ " شعب احد " کی جانب چل پڑے ارد گرد موجود دوسرے مسلمان بھی آپ ؐ کو زندہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ ؐ کے سامنے شرمندگی محسوس کرنے لگے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی ڈھال کو پانی سےبھر ا اور رسول خداﷺ نے اس سے اپنا سر اور چہرا مبارک دھویا اس کے بعد آپؐ نے یہ جملہ فرمایا :

" خدا کا غضب ہو ایسی امت پر جس نے اپنے رسول ﷺ کے چہرے کو خون سے آلودہ کیا "

نماز ظہر اور عصر کا وقت ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ نے شدید کمزوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی اور دوسروں نے بھی ان کی اقتداء کی دشمن نے بھی فتح کے غرور میں میدان جنگ کو ترک کردیا اور مکہ کی راہ لی ۔

مسلمانوں کے شہداء کی تعداد قریش کے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سے تین گناہ زیادہ تھی۔ دشمنوں نے مسلمانوں کے بعض جنازوں کو" مثلہ" کردیا یعنی ان کے کان اور ناک کاٹ دیے جسکی وجہ سے میدا ن جنگ دلخراش مناظر کا نمونہ بن گیا ۔

رسول اللہ ﷺدیگر مسلمانوں کے ساتھ میدان جنگ میں آئے اور تقریبا ً 70 شہداء کی تدفین انجام دی ۔ جبآپؐ کی نظر اپنے چچا حضرت حمزہ کے مثلہ شدہ جنازے پر پڑی توآپؐ کو شدید دکھ ہوا پھرآپؐ نے سب شہداء کے جنازوں پر نماز جنازہ پڑھی اور سب کو ایک ایک یا دو دو کو ایک ساتھ دفن کردیا ۔

غروب کے وقت رسول اللہﷺ اور باقی ماندہ افراد مدینہ واپس پلٹ گئے جب کہ بہت سے گھروں سے داغ دیدہ ماؤں اور بے شوہر بیویوں کی آہ وفریاد بلند ہو رہی تھی ۔

مدینے کے منافق اور یہودی اس شکست سے بے حد خوش ہوئے لہذا اس بات کا امکان پایا جاتا تھا کہ داخلی دشمن مسلمانوں کے لئے کوئی مزاحمت ایجاد کرسکتا ہے ۔اس حساس موقع پرسول اللہ ﷺ کو خدا کی طرف سے یہ حکم ملا کہ اگلے روز رات کے وقت وہ دشمن کے پیچھے جا ئیں رسول اکرمﷺ کے منادی نے یہ خبر لوگوں تک پہنچائی اور شہر میں اعلان ہوگیا کہ فقط وہ افراد ہمارے ساتھ آئیں جو جنگ احد میں شریک تھے ۔

رسول اکرمﷺ نے اپنے لشکر کے ساتھ سفر کا آغاز کیا اور مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر "حمراء الاسد" کے مقام پر ٹھہر گئے۔ رات کوآپؐ نے حکم دیا کہ بیابان کے مختلف حصوں میں آگ جلائی جائے تاک دشمن یہ سمجھے کہ ہماری تعداد احد سے زیادہ ہے رسول اکرمﷺ کی اس جنگی سیاست کے سبب ابوسفیان اور اس کے لشکری جو یہ ارادہ کر چکے تھے کہ دوبارہ مدینے پر حملہ کریں مایوس ہو گئے اور اپنے اس ارادے کو بدلنے پر مجبور ہو گئے ۔

بالآخر احد کی جنگ ستر(۷۰)یا چوہتر(۷۴) یا ایک اور قول کے مطابق اکیاسی (۸۱) شہداء کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی ۔ ہم ابن ہشام کے سیرہ سے نقل کرتے ہوئے چوہتر شہداء کے بارے میں اشارہ کریں گے ۔

شہدائے احد

1. **حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب**

حضرت حمزہ رسول خداﷺ کے چچا تھے ان کا شمار عرب کے شجاع افراد میں ہوتا تھا انہوں نے جنگ بدر میں بھی شرکت کی اور قریش کے بڑے بہادر" شیبہ " اور دوسرے افراد کو واصل جہنم کیا جنگ احد میں بھی وہ بہت دلیری سے لڑے اور بالآخر "وحشی " نامی شخص کے ہاتھوں شہادت کا درجہ پایا شہادت کے بعد ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آپ کا سینہ مبارک چیر کر آپ کا جگر باہر نکال لیا اور دانتوں میں چبا ڈالا ان کے جنازے کو بھی مثلہ کیا گیا ۔ رسول اکرم ﷺ یہ منظر دیکھ کر شدت سے رو پڑے اور اپنی عبا اتار کر ان کے جنازے پر ڈالی ۔

حضرت حمزہ کو اسداللہ ، اسد رسول اللہﷺ اور سید الشہداء کا لقب ملا ۔

1. **حنظلہ غسیل الملائکہ**

حنظلہ ابی عامر کے بیٹے تھے ان کا باپ رسول خداﷺ کا دشمن ، اسلام کا سخت مخالف اور مسجد ضرار بنانے والوں میں سے ایک تھا ۔

لیکن حنظلہ ایک اچھے اور با فضیلت مسلمان تھے ، جنگ احد والے روز کی رات کو ان کی شادی ہوئی جہاد کا حکم پہنچنے پر انہوں نے رسول خداﷺ سے ایک رات کی مہلت مانگی اور اگلے دن میدان جنگ میں حاضر ہوگئے انہوں نے بہت دلیری کے ساتھ اپنی تلوار ابو سفیان کی طرف پھینکی لیکن اسے نہ لگی ۔اس کے بعد دشمن کی طرف سے ایک نیزہ آیا جس نے انہیں زمین پر گرا دیا اور تقریباً ۲۴ سال کی عمر میں شہید ہوگئے ۔

 رسول اکرم ﷺنے فرمایا " میں نے دیکھا ہے کہ فرشتوں نے حنظلہ کو غسل دیا ہے " یہی وجہ کی وہ حنظلہ "غسیل الملائکہ " کے لقب سے مشہور ہوئے ۔

1. **عمر ابن جموح**

عمروابن جموح نے اپنے چار بیٹوں کو اسلام سے دفاع کے لئے میدان جنگ بھیجا اور خود بھی رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود اپنے لنگڑے پاؤں کے ساتھ کہ جس کی وجہ سے جہاد کا حکم ان سے اٹھا لیا گیا تھا، رسول خداﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شہادت کی آرزو کی۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا" خدا تمہارا عذر قبول کرتا ہے " لیکن انکے بے حد اصرار کے سبب رسول اکرمﷺ نے انہیں جنگ کی اجازت دیدی۔ وہاں سے باہر آتے وقت وہ یہ دعا کر رہے تھے

"اللهم ارزقنی الشهادۃ ولا تردنی الی اهلی "

‘‘خدایا مجھے توفیق دے کہ تیری راہ میں مارا جاؤں اور گھر واپس لوٹ کر نہ جاؤں بالآخرہ وہ دلیرانہ لڑتے ہوئے شہید ہوگئے’’۔

1. **مصعب ابن عمیر**

وہ مکہ کے امیر خاندا ن سے تعلق رکھتے تھے اور مسلمان ہوچکے تھے انہوں نے بعثت کے بارہویں سالآپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی اور رسول اکرمﷺکی طرف سے بطور مبلغ مدینہ بھیجے گئے۔ وہ مدینہ کے بہت سے لوگوں کو دعوت اسلام دینے میں کامیاب ہوگئے ۔قدوقامت میں رسول اکرمﷺ جتنے تھے اور بیالیس سال کی عمر میں شہادت کے دم تک رسول اکرمﷺاور اسلام کے وفادار تھے ۔

1. **عبداللہ ابن جحش**

عبداللہ مکہ میں رسول اکرمﷺ پر ایمان لائے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی ،اس کے بعد مدینہ کی جانب ہجرت کی ۔ زینب بنت جحش انہی کی بہن ہیں جن سے رسول اکرمﷺ نے شادی کی تھی۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس سال سے زیادہ نہیں تھی ۔

1. **شمّاس ابن عثمان**

شمّاس کا شمار حبشہ اور مدینہ کے مہاجرین میں ہوتا ہے ۔ وہ بدر اور احد کے مجاہدوں میں سے تھے جنگ احد میں زخمی ہوگئے اور انہیں رسول اکرمﷺ کے گھر لایا گیا لیکن علاج موثر واقع نہ ہوا اور شہید ہو گئے ۔رسول اکرمﷺ نے حکم دیا کہ ان کا جنازہ احد میں واپس لے جایا جائے اور دوسرے شہدا ء کے ساتھ دفن کیا جائے ۔شہادت کے وقت شمّاس کی عمر چونتیس سال سے زیادہ نہ تھی ۔

7 ـ عمرو بن مُعاذ

**8** ـ حارث بن انس،

9 ـ عُمارة بن زياد

10 ـ سَلَمَة بن ثابت

11 ـ عمرو بن ثابت بن وَقْش

12 ـ ثابت بن وَقْش

13 ـ رفاعة بن وقش

14 ـ حسيل بن جابر

15 ـ ابوحذيفه يمان

16 ـ صيفى بن قيظى

17 ـ حَباب بن قيظى

18 ـ عَبّاد بن سهل

19 ـ حارث بن أوْس بن معاذ

20 ـ إياس بن أوس

21 ـ عُبيد بن تيّهان

22 ـ حبيب بن يزيد

23 ـ يزيد بن حاطب

24 ـ ابوسفيان بن حارث

25 ـ قيس بن زبيده

26 ـ مالك بن أمه

27 ـ اُنيس بن قتاده

28 ـ ابوحَيَّة بن عمرو

29 ـ عبدالله بن جبير (رمات کے ٹیلے پر تیر اندازوں کے سپہ سالا)

30 ـ خيثمة بن خيثمه

31 ـ عبدالله بن سَلمَه

32 ـ سُبيع بن حاطب

33 ـ عمرو بن قيس

34 ـ قيس بن عمرو

35 ـ ثابت بن عمرو

36 ـ عامر بن مخلّد

37 ـ مالك بن اياس

38 ـ ابوهبيرة بن حارث

39 ـ عمرو بن مُطرف

40 ـ اوس بن ثابت (حسان بن ثابت کے بھائی)

41 ـ انس بن نَضْر

42 ـ قيس بن مخلّد

43 ـ سليم بن حارث

44 ـ نعمان بن عبد عمرو

45 ـ خارجة بن زيد

46 ـ سعد بن ربيع

47 ـ أوس بن ارقم

48 ـ مالك بن سنان (ابوسعيد خدرى کے والد)

49 ـ سعيد بن سُوَيد

50 ـ عتبة بن ربيع

51 ـ ثعلبة بن سعد

52 ـ ثقف بن فَروة

53 ـ عبدالله بن عمرو

54 ـ ضَمْره

55 ـ نَوفَل بن عبدالله

56 ـ عباس بن عباده

57 ـ نعمان بن مالك

58 ـ مجذّر بن ذياد بَلَوى

59 ـ عبادة بن الحساس

60 ـ رفاعة بن عمرو

61 ـ عبدالله بن عمرو بن حرام

62 ـ عمرو بن جَموح

63 ـ خلاد بن عمرو بن جَموح

64 ـ ابوايمن

65 ـ سليم بن عمرو

66 ـ عنتره

67 ـ سهل بن قيس

68 ـ ذَكْوان بن عبدقَيس

69 ـ عبيد بن معلى

70 ـ مالك بن ثميله

71 ـ حارث بن عدى

72 ـ اياس

73 ـ اياس بن عدى

74 ـ عمرو بن اياس

حضرت حمزہ اور دیگر شہدائے احد کی زیارت کی فضیلت

رسول اکرمﷺارشاد فرماتے ہیں،

"جو میری زیارت کرے لیکن میرے چچا حمزہ کی زیارت نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی"

شیخ مفید (قدس سرہ )نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرمﷺ حضرت حمزہ کی قبر کی زیارت کرنے کا حکم دیتے تھے اور اہتمام کے ساتھ ان کی اور دیگر شہداء کی زیارت کو جاتے تھے ۔رسول اکرمﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہؑ ان کی زیارت کے لئے باقاعدگی سے جاتی تھیں۔

ان کی زیارت اس طرح سے نقل کی گئی ہے:

«اَلسَّلامُ عَلَيْكَ ياعَمَّ رَسُولِ اللّهِ ، صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَيْرَ الشُّهَداءِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَسَدَ اللّهِ وَ اَسَدَ رَسُولِهِ ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جاهَدْتَ فِى اللّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ، وَ جُدْتَ بِنَفْسِكَ ، وَ نَصَحْتَ رَسُولَ اللّهِ ، وَ كُنْتَ فِيماعِنْدَاللّهِ سُبْحانَهُ راغِباً ، بِأَبِى اَنْتَ وَ اُمِّى ، اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّباً اِلَى اللّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِزِيارَتِكَ ، وَ مُتَقَرِّباً اِلى رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِذلِكَ ، راغِباً اِلَيْكَ فِى الشَّفاعَةِ ، اَبْتَغِى بِزِيارَتِكَ خَلاصَ نَفْسِي مَتَعَوِّذاً بِكَ مِنْ نار اسْتَحَقَّها مِثْلِي بِما جَنَيْتُ عَلى نَفْسي ، هارِباً مِنْ ذُنُوبِي الَّتِي احْتَطَبْتُها عَلى ظَهْرِي ، فَزِعاً اِلَيْكَ رَجاءَ رَحْمَةِ رَبِّي ، اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّة بَعِيدَة ، طالِباً فَكاكَ رَقَبَتِى مِنَ النّارِ ، وَ قَدْ اَوْقَرَتْ ظَهْرِي ذُنُوبِي ، وَ اَتَيْتُ ما اَسْخَطَ رَبِّي ، وَ لَمْ اَجِدْ اَحَداً اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْراً لِي مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ ، فَكُنْ لِي شَفِيعاً يَوْمَ فَقْرِي وَ حاجَتِي ، فَقَدْ سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُوناً ، وَ اَتَيْتُكَ مَكْرُوباً ، وَ سَكَبْتُ عَبْرَتِي عِنْدَكَ باكِياً ، وَ صِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَداً ، وَ اَنْتَ مِمَّنْ اَمَرَنِىَ اللّهُ بِصِلَتِهِ ، وَ حَثَّنِي عَلى بِرِّهِ ، وَ دَلَّنِي عَلى فَضْلِهِ ، وَ هَدانِي لِحُبِّهِ ، وَ رَغَّبَنِي فِي الْوِفادَةِ اِلَيْهِ ، وَ اَلْهَمَنِي طَلَبَ الْحَوائِجِ عِنْدَهُ ، اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْت لا يَشْقى مَنْ تَوَلّيكُمْ ، وَ لايَخِيبُ مَنْ اَتيكُمْ ، وَ لايَخْسَرُ مَنْ يَهْويكُمْ ، وَ لايَسْعَدُ مَنْ عاديكُمْ».

جنگ احد کے دیگر شہداء کی زیارت :

«اَلسَّلامُ عَلى رَسُولِ اللّهِ ، اَلسَّلامُ عَلى نَبِيِّ اللّهِ ،اَلسَّلامُ عَلى مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّهِ ، اَلسَّلامُ عَلى اَهْلِ بَيْتِهِ الطّاهِرِينَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الشُّهَداءُ الْمُؤْمِنُونَ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَهْلَ بَيْتِ الاْيمانِ وَ التَّوْحِيدِ ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا اَنْصارَ دِينِ اللّهِ وَ اَنْصارَ رَسُولِهِ ، عَلَيْهِ وَ آلِهِ السَّلامُ ، سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ ، اَشْهَدُ اَنَّ اللّهَ اخْتارَكُمْ لِدينِهِ ، وَ اصْطَفاكُمْ لِرَسُولِهِ ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ جاهَدْتُمْ فِي اللّهِ حَقَّ جِهادِهِ ، وَ ذَبَبْتُمْ عَنْ دِينِ اللّهِ وَ عَنْ نَبِيّـِهِ ، وَ جُدْتُمْ بِأَنْفُسِكُمْ دُونَهُ ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ عَلى مِنْهاجِ رَسُولِ اللّهِ ، فَجَزاكُمُ اللّهُ عَنْ نَبِيِّهِ وَ عَنِ الاْسْلامِ وَ اَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزاءِ ، وَ عَرَّفَنا وُجُوهَكُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوانِهِ ، وَ مَوْضِعِ اِكْرامِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَداءِ والصّالِحِينَ ، وَ حَسُنَ اُولئِكَ رَفِيقاً ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ اللّهِ ، وَ اَنَّ مَنْ حارَبَكُمْ فَقَدْ حارَبَ اللّهَ ، وَ اَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ الْفائِزِينَ ، الَّذِينَ هُمْ اَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ، فَعَلى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّهِ وَ الْمَلائِكَةِ وَ النّاسِ اَجْمَعِينَ ، اَتَيْتُكُمْ يا اَهْلَ التَّوْحِيدِ زائِراً وَ بِحَقِّكُمْ عارِفاً ، وَ بِزِيارَتِكُمْ اِلَى اللّهِ مُتَقَرِّباً ، وَ بِما سَبَقَ مِنْ شَرِيفِ الاْعْمالِ ، وَ مَرْضِيِّ الاْفْعالِ عالِماً ، فَعَلَيْكُمْ سَلامُ اللّهِ وَ رَحْمَتُهُ وَ بَرَكاتُهُ ، وَ عَلى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّهِ وَ غَضَبُهُ وَ سَخَطُهُ ، اَللّهُمَّ انْفَعْنِي بِزِيارَتِهِمْ ، وَ ثَبِّتْنِى عَلى قَصْدِهِمْ ، وَ تَوَفَّنِي عَلى ما تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ ، وَ اجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرِّ دارِ رَحْمَتِكَ ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَنا فَرَطٌ ، وَ نَحْنُ بِكُمْ لاحِقُونَ».